8003 ـ استنجا اور مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنا

سوال

میں سارا دن سکول میں ہوتا ہوں بیت الخلاء بھی جاتا ہوں۔ استنجا کرنے کے لیے گھر نہیں جا سکتا، کیا میں وضوء کر کے نماز ادا کرلوں، یا کہ نماز بعد میں ادا کرو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب انسان قضائے حاجت کرے تو اس کے لیے یا تو پانی کے ساتھ نجاست سے طہارت حاصل کرنی چاہیے، اور یہ افضل اور اکمل ہے، یا پھر وہ پانی کے بغیر کوئی ایسی چیز استعمال کرے جس سے نجاست دور کی جا سکتی ہو، مثلا ٹشو پیپر، یا کپڑا، یا پتھر وغیرہ.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب انسان قضائے حاجت کرتا ہے تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

پانی سے طہارت کرے، یہ جائز ہے، اس کی دلیل یہ ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کرتے تو میں اور میرے جیسا ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر جاتے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے ساتھ استنجاء کرتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (149) صحیح مسلم حدیث نمبر (271).

اور تعلیل یہ ہے کہ: اس لیے کہ اصل میں تو یہی کہ نجاست پانی سے زائل ہو، چنانچہ جس طرح آپ اپنے قدم سے نجاست زائل کرتے ہیں اسی طرح اپنی نکلنے والی نجاست بھی پانی سے زائل کریں.

دوم:

پتھر اور ڈھیلے کے ساتھ نجاست سے طہارت حاصل کی جائے، لہذا پتھروں سے استنجا کرنا کفائت کرے گا، اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور عمل ہے.

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (262).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کرنے گئے تو مجھے حکم تین پتھر لانے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے دونوں پتھر لے لیے اور لید پھینک دی اور فرمانے لگے: یہ پلید ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (155).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر جمع کیے اور انہیں کپڑے میں ڈال کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر رکھ کے واپس چلا گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (154).

یہ احادیث پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہیں.

سوم:

پہلے پتھر اور بعد میں پانی کے ساتھ طہارت کی جائے.

میرے علم کے مطابق ایسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وارد نہیں، لیکن معنی کے اعتبار سے بلاشك و شبہ یہ طہارت میں زیادہ کامل ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 103 - 105).

اس بنا پر آپ کے لیے استنجاء نہ کر سکنے کی بنا پر نماز ترک کرنے یا پھر وقت سے مؤخر کرنے میں کوئی عذر نہیں، کیونکہ آپ ٹشو پیپر وغیرہ استعمال کر کے بھی نجاست سے طہارت حاصل کر سکتے ہیں، ہر انسان کی استطاعت میں

ہے کہ وہ اپنی جیب میں کچھ ٹشو پیپر رکھے تا کہ بوقت ضرورت استعمال کیے جا سکیں.

پھر سوال میں یہ واضح نہیں کہ قضاء حاجت کے بعد پانی کے ساتھ استنجاء کرنے میں کیا مانع ہے، اور خاص کر جب آپ یہ کہہ رہے ہیں: کیا میں وضوء کر کے نماز ادا کروں یا کہ نماز چھوڑ دوں ؟

اس کا معنی یہ ہوا کہ پانی موجود ہے، اور آپ کے لیے بیت الخلاء میں پانی لے جا کر استنجاء کرنا ممکن ہے، لیکن اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ کے لیے ٹشو پیپر وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنا ممکن ہے، اس کے بعد آپ وضوء کر کے نماز ادا کر لیں، آپ کے لیے نماز میں تاخیر کرنی جائز نہیں کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے.

واللہ اعلم .